سیرت

حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ

خلیفۂ سوم حضرت امامنا میراں سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام

الموسوم بہ

فاروقِ ولایت

مولفہ

جناب شیخ چاند ساجد صاحب

ایم۔اے،ایم۔فل (عثمانیہ)

زیر اہتمام

غلامانِ حضرت شاہ نعمتؓ

سیرت

حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ

خلیفۂ سوم حضرت امامنا میراں سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام

الموسوم بہ

فاروقِ ولایت

مولفہ

جناب شیخ چاند ساجد صاحب

ایم۔اے ایم۔فل (عثمانیہ)

زیر اھتمام

غلامانِ حضرت شاہ نعمتؓ

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب : فاروقِ ولایت

مولف : شیخ چاند ساجد

طبع دوم : شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ م اگسٹ ۲۰۰۸ء

تعداد :

کمپیوٹر کتابت: SAN کمپیوٹر سنٹر نئی سڑک، چنچل گوڑہ، حیدرآباد

طباعت :

سرورق :

شائع کردہ : غلامانِ حضرت شاہ نعمتؒ

ملنے کا پتہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

حامداً و مصلّیاً! حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ خلیفہ سوم حضرت امام آخرالزماں مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ پر مشتمل یہ مختصر رسالہ پہلی بار ادارۂ تبلیغ مہدویہ مشیر آبادٔ حیدرآباد نے ۱۴۰۰ھ م ۱۹۸۰ء میں شائع کیا تھا جو اب نایاب ہے۔ اب اس کا دوسرا ایڈیشن نظر ثانی کے بعد عقیدت مندرانِ حضرت شاہ نعمتؓ الموسوم بہ ''غلامانِ شاہ نعمتؓ '' کے زیر اہتمام زیور طباعت سے آراستہ کیا جارہا ہے۔ پہلے ایڈیشن کا ہندی ترجمہ ادارۂ ضیاء المصدقین چنچل گوڑہ نے شائع کیا تھا۔

اس رسالہ کی ترتیب میں قومی و بیرونی کتب سے مدد لی گئی ہے اور بعض کارآمد حواشی کتاب کے آخر میں دئے گئے ہیں۔ قومی کتب مثلاً انصاف نامہ، حاشیہ انصاف نامہ، شواہد الولایت، مولود از میاں عبدالرحمٰنؒ ، تذکرۃ الصالحین، نقلیات میاں سید عالمؒ، پنج فضائل وغیرہ میں حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے فضائل و بشارات کے ضمن میں روایات بکثرت موجود ہیں لیکن بغرض اختصار اس رسالہ میں صرف چند روایات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور قارئین کی سہولت کے لئے انداز بیان و زبان نہایت آسان رکھا گیا ہے۔ اس کی ترتیب کا مقصد صرف یہی ہے کہ قارئین کے ساتھ ساتھ خود اپنے لئے سامان ہدایت فراہم ہو سکے کیونکہ اولیاءاللہ کے واقعات ایمان کو جلا بخشتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق و باطل میں تمیز کرنے کی صلاحیت و توفیق عطا فرمائے، دنیا میں ہمارا ایمان سلامت رکھے اور خاتمہ بھی ایمان پر کرے اور امت محمدیؐ اور گروہ مہدیؑ کے ایک ادنیٰ غلام کی حیثیت سے اس سعئ حقیر کو شرف قبولیت بخشے اور اس رسالہ کی طباعت کا اہتمام کرنے والے عقیدت مندان حضرت شاہ نعمتؓ کو اجر عظیم عطا فرمائے آمین

۲۲/شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ — احقر العباد

مطابق ۲۵/اگسٹ ۲۰۰۸ء — **شیخ چاند ساجد**

رباعیات

در منقبت حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؒ

شہہ نعمتؒ کا در ہے قبلہ گاہِ عارفاں دیکھو
یقیناً جنتِ ارضی ہے اُن کا آستاں دیکھو
ہماری خوبیٔ تقدیر لے آئی ہمیں باقرؔ
سکونِ قلب کا ساماں میسّر ہے یہاں دیکھو

خدا کے ذکر کی لذت کے اس در سے مزے لوٹو
رسول اللہؐ کی طاعت کے اس در سے مزے لوٹو
وفا کا درس لے کر آستانِ شاہ نعمتؒ سے
امامِ پاکؑ کی الفت کے اس در سے مزے لوٹو

رحمتِ حق کا بہانہ مل گیا
باغِ حق میں آشیانہ مل گیا
شاہ نعمتؒ در بدر ہم کیوں پھریں
ہم کو تیرا آستانہ مل گیا

بھرم رکھا ہے تو نے حلم و صبر و ضبطِ یوسفؑ کا
زمانہ معترف ہے تیرے روحانی تصرف کا
کہا مہدیؑ نے تجھ کو نعمتِ حق اے شہہ نعمتؒ
ترا فقر و توکل ہے وسیلہ اس تعارف کا

طالبِ لطف و کرم ہے ہم بھی اے پروردگار
گلشنِ اخلاص میں ہم سب کے آجائے بہار
کاش بر آئے ہماری یہ تمنائے دلی
شاہ نعمتؒ کے غلاموں میں ہو اپنا بھی شمار

(حضرت سید یعقوب باقرؔ منظور)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امامنا میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام نے ۸۸۷ ہجری میں جونپور سے ہجرت فرمائی اور دانا پور، کالپی اور چندیری سے ہوتے ہوئے ۸۹۱ھ میں چاپانیر (گجرات) تشریف لائے جبکہ یہاں سلطان محمود بیگڑہ کی حکومت تھی۔ چاپانیر میں ہی میراں سید اجملؒ کی ولادت ہوئی اور اسی مقام پر امامناؑ کی حرم محترم بی بی الہداتیؓ نے ۳/ ذی الحجہ ۸۹۱ھ کو وفات پائی۔ یہاں اٹھارہ ماہ قیام کے بعد براہ مانڈو، دولت آباد، احمد نگر، بیدر، گلبرگہ، بیجاپور، چیتاپور، بندگاہ ڈابھول (دبیل) سے بعزم حج بیت اللہ ۹۰۱ھ میں مکہ معظّمہ روانہ ہوگئے۔

حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد حضرت امامنا میراں سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۹۰۲ھ م ۱۴۹۶ء میں احمد آباد تشریف لائے اور محلّہ جمال پورہ میں تاج خاں بن سالار کی مسجد میں اٹھارہ ماہ تک قیام فرمایا۔ [۱] اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ آپ کے طور طریق ملّاؤں و مشائخ کے مروجہ رسوم و بدعات سے بالکل پاک تھے۔ صرف فرائض و سنن پر مشتمل خالص اسلام کو آپ نے پیش کیا۔ آپ کے بیان قرآن اور دعوتِ حق سے عوام و خواص سب ہی متاثر ہونے لگے تو دنیادار اور درباری علماء کو اپنا مستقبل خطرہ میں نظر آیا لہٰذا شدید مخالفت شروع کی حتیٰ کہ اخراج کا حکم صادر کروایا۔ اخراج کا حکم لانے والے وزیر سے امامناؑ نے فرمایا کہ تیرے بادشاہ کا حکم تیرے لئے ہے۔ جس وقت میرے بادشاہ کا حکم ہوگا چلا جاؤں گا۔ اس کے بعد آپؑ پٹن (نہروالہ) کی طرف روانہ ہوگئے۔ اثناء سفر احمد آباد سے چھ میل دور موضع سانتیج میں قیام فرمایا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں معبود حقیقی نے شاہ نعمتؒ کو نعمت ولایت سے سرفراز فرمایا۔

---

(۱) سلطان محمود بیگڑہ کے سپہ سالار تاج خاں نے یہ مسجد بنوائی تھی لیکن اب یہ مسجد ہیبت خاں کے نام سے مشہور ہے جو تاج خاں کے بعد سپہ سالار کی خدمت پر فائز ہوئے تھے۔

حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے والد ملک بڑے سلطان محمود بیگڑہ (۲) کے مقرب امراء میں سے تھے۔ان کا تعلق قوم ''بنیانی'' سے تھا جن کا سلسلہ نسب حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جاملتا ہے۔اس طرح شاہ نعمتؓ شیخ صدیقی تھے۔آپ کا سن ولادت ۸۷۴ھ ہے۔ والد کی وفات پر یہ منصب امارت شاہ نعمتؓ کے تفویض ہوا جبکہ ان کی عمر تقریباً (۲۹) سال تھی۔سپاہ گری اور پہلوانی میں ماہر تھے۔جوانی اور طبیعت کی سختی کی وجہ سے وہ منصب سنبھال نہ سکے۔کسی اختلاف کی وجہ سے بعض اکابر گجرات کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور ہاتھیوں کے شاہی اصطبل کے نگران عبداللہ حبشی کے لڑکے کو بھی قتل کرڈالا جب سلطان محمود نے گرفتاری کے لئے سپاہیوں کو روانہ کیا تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ فرار ہوگئے۔موضع سانتیج سے گزر رہے تھے کہ اذان کی متاثر کن آواز سن کر رک گئے اور اپنے ساتھیوں کو بھی نماز کے لئے رکنے کا مشورہ دیا لیکن چونکہ فوج تعاقب میں تھی اس لئے خلاف مصلحت سمجھ کر وہ سب فرار ہوگئے۔لیکن شاہ نعمتؓ نے بہرصورت نماز ادا کرنے کا فیصلہ کیا اور وضو کرکے نماز میں مشغول ہوگئے۔اتنے میں سپاہی بھی آپہونچے لیکن قدرت الٰہی سے ایسا نورانی تغیر آگیا تھا کہ آپ کو پہچان نہ سکے اس لئے آگے بڑھ گئے۔ (۳)

(۲) سلطان محمود بیگڑہ کا سن ولادت ۸۴۹ھ م ۱۴۴۵ء ہے۔دور حکومت تقریباً ۵۴ سال یعنی ۸۶۳ھ م ۱۴۵۸ء تا ۹۱۷ھ م ۱۵۱۱ء تھا۔۲/رمضان ۹۱۷ھ م ۲۳/نومبر ۱۵۱۱ء کو وفات پائی۔(ہسٹری آف گجرات از کمشریٹ) بیگڑہ کے معنی گجراتی میں دو قلعے ہیں چونکہ سلطان محمود نے راجپوتوں کے دو مضبوط قلعے گرنار ۱۴۶۹ء میں اور چمپانیر ۸۴۔۱۵۸۳ء میں فتح کئے تھے۔اسی لئے بیگڑہ کہا جاتا ہے۔اسی کے دور میں پرتگالیوں نے پہلی بار ہندوستان میں قدم رکھا۔

(۳) مولود حضرت امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ السلام مولفہ بندگی میاں شاہ عبدالرحمٰنؓ صفحہ ۵۷

حضرت مہدیؑ سے ملاقات وتصدیق

نماز سے فراغت کے بعد شاہ نعمتؓ نے دریافت کیا کہ یہاں اذاں کس نے دی تو معلوم ہوا کہ احمد آباد سے اللہ والوں کی ایک جماعت یہاں آئی ہوئی ہے۔ان کے ہی جائے قیام سے اذاں کی آواز آئی تھی تو آپ فوراً وہاں تشریف لے گئے اس وقت امامناؑ بیان قرآن فرمارہے تھے۔ بیان قرآن سن کر اتنا متاثر ہوئے کہ اپنے افعال گزشتہ کو یاد کرکے رونے لگے۔ بعد نماز مغرب امامناؑ نے نام دریافت کئے بغیر فرمایا کہ آؤ میاں نعمت تم نعمت سے معمور ہو۔اسی وقت شاہ نعمتؓ نے امامناؑ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور اپنی خطاؤں کا ذکر کیا۔ امامناؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔حقوق اللہ وہ خدا خود معاف فرمائے گا۔لیکن حقوق العباد کو مخلوق سے ہی معاف کراؤ۔ چنانچہ امامناؑ کی اجازت سے شاہ نعمتؓ حقوق العباد متعلقہ لوگوں سے معاف کروانے کے لئے روانہ ہوگئے۔سب سے پہلے عبداللہ کے گھر پر آواز دی۔ پہلے تو وہ ڈر گیا لیکن قاتل نعمت کے بجائے عاجز وغریب نعمت کو دیکھ کر باہر آیا۔آپ نے تلوار اس کے ہاتھ میں دے کر گردن جھکا دی اور کہا کہ تیرے لڑکے کا قصاص ادا کرنے آیا ہوں۔اس انقلابِ طبیعت پر اسے سخت حیرت ہوئی۔اس نے دریافت کیا تو آپؓ نے تمام واقعہ کہہ سنایا۔اس نے خون معاف کردیا اور خود بھی امامناؑ کی خدمت میں چلنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس طرح تمام مستحقین کے پاس آپؓ نے خود کو پیش کیا اور اپنے گناہ معاف کروائے۔پھر اپنے گھر پہنچ کر اپنی دونوں بیویوں کا مہر ادا کیا اور کہدیا کہ بندہ نے حضرت سید محمدؑ کی صحبت اختیار کرلی ہے اب تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ میں ہے۔اس طرح اپنے ذمہ واجب الادا حقوق العباد معاف کرواکر آپؓ امامناؑ کی خدمت میں پہونچے جبکہ آپ پٹن میں

مقیم تھے۔ (۴) یہاں امامناؑ نے اٹھارہ ماہ قیام فرمایا۔ بندگی میاں شاہ نعمتؓ کی انقلابِ طبیعت کا یہ واقعہ ایک طرف تو حضرت امامناؑ کی فیضانِ صحبت کی بہترین مثال ہے تو دوسری طرف **فمن یھدی اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ** کا بیّن ثبوت ہے۔

پٹن ہی وہ مقام ہے جہاں حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے شرف بیعت وتصدیق حاصل کیا۔ پٹن ملک نصیر الدین مبارز الملک کی جاگیر تھی۔ جو حضرت بندگی میاںؓ کی والدہ ماجدہ کے حقیقی چچا تھے۔ (۵) حضرت امامناؑ نے پٹن سے ہجرت فرما کر بڑلی میں قیام فرمایا اور یہاں ۹۰۵ھ میں بحکم خدا دعویٰ موکد فرمایا۔ اور اس کے بعد سلاطین اور علماء کے نام خطوط روانہ فرمائے۔ جن میں دعوے کے تذکرہ کے ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا کہ تم میرے اقوال، افعال اور احوال کو قرآن مجید سے مطابقت کر کے دیکھو اگر ثابت ہو جائے کہ بندہ مہدی موعود ہے تو تصدیق کرو اور حق کی مدد کرو اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ بندہ مفتری ہے تو بندہ کو قتل کر دو۔ امامناؑ نے بڑلی میں چار ماہ قیام فرمایا یہاں کئی علماء نے آپ سے دعوے مہدیت پر بحث و گفتگو کی۔

بڑلی سے جالور، ناگور، جیسلمیر، ٹھٹھہ، کاہہ اور قندھار سے گذرتے ہوئے فراہ مبارک پہونچے۔ طالبانِ خدا کا یہ قافلہ جب کاہہ (نصرپور) (۶) میں تھا تو حضرت شاہ نعمتؓ اور بعض دیگر صحابہؓ کو ان کے گھر والوں سے خطوط وصول ہوئے کہ ہم بھی طالبانِ خدا ہیں آ کر لے جاؤ کیونکہ ہم بھی مہدی علیہ السلام کی صحبت میں رہنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ امامناؑ نے

---

(۴) راجپوتوں کے دور حکومت میں پٹن کو انہلواڑہ کہا جاتا تھا۔ اور مسلم دور حکومت میں نہروالا۔ یہ گجرات کا دارالسلطنت تھا لیکن شہر احمد آباد کی تعمیر کے بعد سلطان احمد شاہ نے پٹن کو چھوڑ کر احمد آباد کو اپنا پایۂ تخت بنایا۔

(۵) شواہد الولایت

(۶) نصرپور حیدرآباد سندھ میں تانڈو تعلقہ کا شہر ہے (امپیریل گزیٹیر آف انڈیا ۱۹۰۸ء) کاہہ میں ہی امامناؑ نے بحکم خدا دوگانہ لیلۃ القدر باجماعت ادا فرمایا تھا۔

بندگی میاں سید خوندمیرؓ بندگی میاں شاہ نعمتؓ بندگی میاں عبدالمجیدؓ بندگی میاں شیخ محمد کبیرؓ اور بندگی میاں یوسفؓ کو گجرات روانہ فرمایا۔اور میاں سید سلام اللہؓ نے حضرت شاہ خوندمیرؓ کے ذریعہ حضرت میراں سید محمودؓ کو ایک خط روانہ فرمایا جو اس وقت سلطان گجرات محمود بیگڑہ کی جانب سے عطا کردہ منصبِ امارت پر فائز تھے۔حضرت میراں سید محمودؓ نے رختِ سفر باندھا۔ادھر شاہ نعمتؓ وغیرہ بھی اپنے اہل وعیال کو ساتھ لے کر احمد آباد سے نکلے۔جب روانگی کی اطلاع ملی تو سلطان محمود کی بہنیں راجے سون اور راجے مرادی نے حضرت امامناؑ کی خدمت اقدس میں پہونچانے کے لئے بہت کچھ فتوح زرنقد، لباس، ہتھیار، گھوڑے، اونٹ وغیرہ شاہ خوندمیرؓ اور شاہ نعمتؓ کے حوالے کیا تھا۔یہ اصحابؓ احمد آباد سے نکل کر رادھن پور پہونچے۔بعض کتب سیر میں پیراں پٹن لکھا ہوا ہے۔کہتے ہیں کہ اس وقت شاہ نعمتؓ کے ساتھ چالیس یا ساٹھ اشخاص تارک الدنیا طالب خدا تھے۔غرض اس مقام پر شاہ نعمتؓ ٹھیرے ہوئے تھے کہ میراں سید محمودؓ تشریف لائے اس وقت آپ کا زادراہ ختم ہو چکا تھا۔لہذا آپؓ نے شاہ نعمتؓ سے بطور قرض کچھ مال طلب کیا لیکن شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ یہ مال امانت ہے اس میں بندہ خیانت کرنے کا مجاز نہیں ہے۔اس جواب سے میراں سید محمودؓ بہت رنجیدہ ہوئے کیونکہ خلیفۃ اللہ کی خدمت میں پہونچنے کے لئے اس کے سوا کوئی سبیل بظاہر نظر نہیں آرہی تھی۔اسی اثناء میں بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ بھی تشریف لائے اور اس واقعہ کی اطلاع پا کر جو کچھ فتوح آپ کے پاس تھی سب آپؓ کی خدمت میں بلا طلب پیش کردی۔غرض یہ قافلہ جب فراہ مبارک پہونچا تو امامناؑ بہت خوش ہوئے اور شہر فراہ میں داخل ہوئے۔اس وقت تک آپؑ شہر کے باہر مقیم تھے۔فراہ میں آپؑ کا جملہ قیام دوسال پانچ ماہ رہا[۷] ایک نقل کے مطابق تینوں اصحابؓ ایک ہی پالکی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔[۸] فراہ

میں ایک موقع پر میراں سید محمودؓ نے واقعات سفر سناتے ہوئے شاہ خوندمیرؓ کی اعانت اور شاہ نعمتؓ کے انکار کا ذکر کیا تو امامناؑ نے شاہ نعمتؓ کو اس اجتہادی غلطی پر متنبہ فرمایا۔ شاہ نعمتؓ رنجیدہ ہو کر جنگل کی مسجد میں چلے گئے امامناؑ نے بہ حکم خدا ان کی دل جوئی کر کے ہاتھ پکڑ کر انہیں واپس لایا۔ (۹)

حضرت امامناؑ سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹/ ذی قعدہ ۹۱۰ھ م ۲۳/ اپریل ۱۵۰۵ء بروز دوشنبہ رحلت فرمائی۔ اس سے قبل کے جمعہ کو بعد نماز جمعہ آپؑ نے وتر کی نماز ادا فرمائی۔ یہ دیکھ کر متعدد علماء نے جان لیا کہ یہی ذات مہدی موعود ہے۔ اور آئندہ جمعہ سے پہلے آپ کا وصال ہو جائے گا۔ چنانچہ ان لوگوں نے شرف بیعت وتصدیق حاصل کیا۔ اسی روز آپؑ کو شدید بخار آ گیا جیسا کہ نبی کریم ﷺ کو وصال سے قبل بخار کی حرارت تھی۔ (۱۰)

حضرت امامناؑ کی رحلت کے وقت شاہ نعمتؓ سرہانے موجود تھے۔ آنحضرتؑ نے دریافت فرمایا کہ کون ہے تو انہوں نے عرض کیا کہ بندہ نعمت ہے۔ امامناؑ نے تین بار فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا فرمان تمہارے حق میں یہ ہوتا ہے کہ تم کو تمہارے اہل کے ساتھ بخش دیا (۱۱) اور آپؑ نے اپنے سر پر جو ٹوپی تھی اس کو اپنے دستِ مبارک سے بندگی میاں شاہ نعمتؓ کے سر پر رکھ دی اور فرمایا کہ یہ خلعت خدا کے حکم سے تم کو عطا ہوئی ہے۔ (۱۲) امامناؑ جب اپنی نسبت کفن دفن کے الفاظ استعمال فرمانے لگے تو شاہ نعمتؓ سے ضبط نہ ہو سکا اور رونے لگے۔ یہ دیکھ کر امامناؑ نے فرمایا کہ میاں نعمت یہ رونے کا وقت نہیں ہے۔ ابھی تو بندہ تم میں ہے اور جب تک بندہ کی اتباع کرو گے بندہ تم میں رہے گا۔ اور جب بندہ کی روش کو چھوڑ دو گے اور خدا کی

(۹) مولود صفحہ ۹۱ (۱۰) مولود صفحہ ۱۰۶، شواہد الولایت صفحہ ۳۱۲ (۱۱) شواہد الولایت صفحہ ۳۱۶
(۱۲) نقلیات میاں سید عالم صفحہ ۷۶ (۱۳) تذکرۃ الصالحین

طلب دلوں سے نکل جائے گی تو سمجھو کہ بندہ تم میں نہیں رہا۔اس فرمان عالی میں لفظ"تم" خاص نہیں بلکہ عام ہے۔اور ہمارے لئے دعوتِ فکر ہے۔ بوقت ضحیٰ امامناؑ کا وصال ہوا تو شاہ نعمتؓ ہی نے جسد اطہر کو غسل دیا۔اور میراں سید محمودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

فراہ مبارک سے واپسی

حضرت امامناؑ کی رحلت کے بعد آپ کے فرزند میراں سید محمودؓ دیگر اصحاب ومہاجرینؓ کے ساتھ ایک سال تک فراہ مبارک میں مقیم رہے۔ جب امامناؑ کی روح مبارک سے حکم ملا تو گجرات چلے آئے اور موضع بھیلوٹ میں قیام فرمایا۔کچھ مدت بعد آپؓ نے یکے بعد دیگرے صحابہؓ کو علیحدہ دائرہ باندھ کر رہنے کی ہدایت کی تا کہ مذہب کی تبلیغ ہو سکے اور طالبانِ خدا فیض یاب ہو سکیں۔ چنانچہ شاہ نعمتؓ موضع اکارسی میں اور شاہ نظامؓ رادھن پور میں دائرہ باندھ کر رہے (۱۳)

بھیلوٹ (گجرات) میں میراں سید محمودؓ کی آمد کے بعد تبلیغ واشاعتِ دین کا کام زور پکڑنے لگا۔اور عوام وخواص حلقہ ارادت میں داخل ہونے لگے تو دنیا دار وایمان فروش علماء وملّاؤں کی آتشِ حسد بھڑک اٹھی اور انہیں اپنا مستقبل خطرہ میں نظر آنے لگا۔ لہذا انہوں نے سلطان مظفر شاہ ثانی (۱۴) کو بہکا کر اور غلط باور کروا کر میراں سید محمودؓ کی گرفتاری کے احکام جاری کروائے۔ چنانچہ ربیع الثانی ۹۱۹ھ م ۱۵۱۴ء کے اواخر میں آپ کو گرفتار کر کے احمد آباد کے قید خانے میں رکھا گیا۔ جب آپ کو پابہ زنجیر لے جایا جا رہا تھا تب شاہ نعمتؓ اور شاہ نظامؓ بھی پہنچ گئے اور آپ کے بدل خود کو گرفتاری کے لئے پیش کیا اور حضرت کے ہمراہ

(۱۳) تذکرہ الصالحین

(۱۴) سلطان مظفر شاہ ثانی کے دور حکومت ۹۱۷ھ تا ۹۳۱ھ م ۱۵۲۶ء میں مہدویوں پر ظلم کیا گیا۔ بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی شہادت بھی اسی کے حکم سے ہوئی۔(ہسٹری آف گجرات از کمشریٹ صفحہ ۱۵۰)

چلنے لگے لیکن حضرت میراںؓ نے انہیں منع فرمایا کہ تم مت آ ؤ۔ یہ حکمت نہیں کہ ہم سب دشمن کے ہاتھ گرفتار ہوجائیں۔ جب مظفر شاہ کی پھوپھیوں یعنی محمود بیگڑہ کی بہنوں کو جو حضرت مہدیؑ کی معتقد و مصدق تھیں اس واقعہ کی اطلاع ملی تو انہوں نے سخت احتجاج کیا اور مظفر شاہ کو سخت لعنت ملامت کرکے اکتالیس ویں دن فرزند مہدیؑ کو رہائی دلائی۔ سلطان گجرات کے آدمیوں نے پالکی میں بٹھا کر آپ کو دائرہ میں پہونچا دیا لیکن وزنی زنجیر کے سبب آپ کے پائے مبارک میں درد ناک زخم پڑگئے تھے ۔ چنانچہ ڈھائی ماہ بعد ۴/ رمضان المبارک ۹۱۹ھ کو میراں سید محمودؓ نے وصال فرمایا۔ آپ کی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف شاہ نعمتؓ ہی کو حاصل ہوا۔

حضرت میراں سید محمودؓ کی رحلت کے کچھ مدت بعد سلطان مظفر شاہ ثانی ہی کے دور میں علماء کی آتشِ حسد پھر بھڑک اٹھی تو شاہ نعمتؓ کو گرفتار کرکے لے جایا جارہا تھا۔ راستہ میں فرزند مہدیؑ بندگی میاں سید علیؓ نے پوچھا کہ انہیں کہاں لے جارہے ہو سپاہیوں نے کہا کہ بادشاہ کے دربار میں لے جارہے ہیں۔ میاںؓ نے پوچھا کہ ان کے بدلے مہدی تمہیں مل جائے تو کیا ان کو رہا کردو گے۔ سپاہیوں نے رضامندی کا اظہار کیا ۔ میاںؓ نے فرمایا کہ میں مہدی کا فرزند ہوں مجھے لے چلو۔ چنانچہ سپاہیوں نے شاہ نعمتؓ کو چھوڑ کر میاں سید علیؓ کو گرفتار کرلیا۔ اور دربار میں پیش کیا جہاں قید کا حکم سنایا گیا۔ ایک مدت تک آپ قید میں رہے۔ مظفر شاہ ثانی کی وفات کے بعد سلطان بہادر شاہ (۱۵) تخت نشین ہوا تو ایک مہدوی امیر ملک پیر محمد کی درخواست پر حبس بے جا سے آپ کی رہائی کے احکام صادر ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود ایک وزیر صدر خاں نے آپ کو شہید کر ڈالا۔ بعض روایتوں کے مطابق آپ کو

(۱۵) سلطان بہادر شاہ محمود بیگڑہ کا پوتا تھا۔ دور حکومت ۱۵۲۶ تا ۱۵۳۷ء۔ پرتگالیوں نے اس کو دیو کی بندرگاہ میں دھوکے سے قتل کردیا۔

بھدر کی دیوار میں چین دیا گیا۔ یہ واقعہ ۲۰/ ربیع الثانی ۹۳۳ھ م ۱۵۲۷ء کا ہے جبکہ آپ کی عمر (۳۲) سال تھی۔

دنیادار اور ایمان فروش علماء کے ان وحشیانہ مظالم اور سازشوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہدوی طالبانِ خدا سے انہیں کس قدر بغض وعداوت تھی اور کس طرح انہوں نے مسلم سلاطین کو اپنا آلۂ کار بنا کر جلب منفعت اور جاہ ومنصب کی خاطر بے شمار بندگانِ خدا کا ناحق خون بہایا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان پر مسلم سلاطین نے ہزار سال سے زیادہ عرصہ تک حکومت کی۔ لیکن کسی بھی بادشاہ نے فروغ اسلام کا کام انجام نہیں دیا۔ اگر یہاں اسلام پھیلا ہے تو صرف اولیاء اور صوفیاء کے حسن اخلاق اور جدوجہد سے پھیلا ہے۔

شوال ۹۳۰ھ م اگسٹ ۱۵۲۴ء میں حضرت بندگی میاں شاہ خوندمیرؓ کی شہادت کے بعد مہدوی گجرات سے ہجرت کر کے جالور چلے آئے۔ جالور میں حضرت بندگی میاں الہدادؓ نے شاہ خوندمیرؓ کا چہلم کیا۔ لیکن اس میں شاہ نعمتؓ شریک نہیں تھے لیکن بعد نماز تہجد من جانب اللہ حالات منکشف ہوئے تو آپؓ پیدل چل کر میاں الہدادؓ کے پاس آئے اور جنگ بدر ولایت میں شرکت سے محرومی پر اظہار افسوس کیا۔ اور کہا کہ بندگی میاںؓ کا یہ شرف وعظمت پہلے ہی معلوم ہوتا تو دس قدم آگے رہ کر جنگ کرتا۔ آپؓ نے چہلم کا تبرک طلب کیا تو معلوم ہوا کہ ختم ہو چکا ہے۔ پھر بچا کچا تبرک مانگا حتیٰ کہ پخت کے برتن دھویا ہوا پانی طلب کیا تو وہ بھی موجود نہ تھا۔ اصرار پر میاں الہدادؓ نے بی بیؓ سے کہکر دوبارہ تبرک تیار کروا کر پیش کیا اس کے بعد شاہ نعمتؓ نے اپنا دائرہ ومکانات وغیرہ سب کچھ اللہ دیا کہکر ملک الہدادؓ کے حوالہ کیا اور وہاں سے چلے گئے اور بھاوی پور میں جا کر ٹھیرے (۱۶) مختلف روایات سے پتہ

(۱۶) مولود قلمی ومنظوم از میاں سید شریفؒ ابن شاہ نصرتؒ صفحہ ۶۵۹

چلتا ہے کہ شاہ نعمتؒ کے دائرے سندھ، ناگور، چاپانیر، دھولقہ، بڑلی، بیرم، دولت آباد وغیرہ میں بھی رہے ہیں۔

دکن کی طرف ہجرت

حضرت میراں سید محمودؒ کی رحلت کے بعد آپ کے خادم خاص بندگی میاں خوند شیخؒ گجرات سے دکن (احمد نگر) چلے آئے جہاں برہان نظام شاہ آپ کا معتقد ہوگیا۔ (۱۷) یہ وہی برہان نظام شاہ ہے جو حضرت مہدی علیہ السلام کے پسخوردہ کی برکت سے پیدا ہوا تھا۔ یعنی جب امامنا احمد نگر تشریف لے گئے تو احمد نظام شاہ اولاد کی تمنا لئے آپ کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ نے پان کا پسخوردہ عنایت کیا۔ جس میں نصف بادشاہ نے خود کھایا اور نصف اپنی زوجہ کو کھلایا۔ اس کی برکت سے اسی روز بیگم حاملہ ہوگئی اور یہی برہان نظام شاہ پیدا ہوا۔ (۱۸) یہ مصدق مہدئی تھا۔ اکثر اصحاب ومہاجرین کرامؓ کو بلوا کر اپنی ریاست میں رکھا حتیٰ کہ اپنی ایک دختر کو نبیرۂ مہدی حضرت میراں جیؒ ابن میاں سید حمیدؒ کے نکاح میں دی۔ اس وقت احمد نگر میں مذہب مہدویہ کو بہت عروج حاصل ہوا۔ (۱۹) اکثر امراء مہدوی المذہب تھے۔ حضرت شاہ دلاورؒ کا دائرہ بھنگار میں اور شاہ نعمتؒ کا دائرہ ماول میں تھا۔ (۲۰)

حضرت شاہ نعمتؒ اپنے فقراء کے ساتھ دکن کی طرف ہجرت کرتے ہوئے دریائے گوداوری کے کنارے پہنچے تو ندی میں طغیانی تھی آپ ندی میں اتر کر بیچ ندی میں آکر کھڑے ہوگئے۔ پانی کمر تک کم ہوگیا تمام فقراء نے ندی پار کی پھر آپ بھی ندی کے کنارے پر آگئے۔

صاحب منتخب اللباب کے مطابق ۹۲۸ھ م۱۵۲۲ء میں ایرانی شیعہ عالم شاہ

---

(۱۷) شواہد الولایت صفحہ ۵۲۵ (۱۸) مولود صفحہ ۴۱ (۱۹) منتخب اللباب از ہاشم خاں

(۲۰) ضلع پونا کا تعلقہ جولونا والہ اور تلے گاؤں کے علاوہ ۱۶۳ گاؤں پر مشتمل تھا۔ (گزیٹیر آف انڈیا)

طاہر نے احمد نگر میں قدم رکھا اور اپنی چالاکی سے دربار میں رسائی حاصل کرلی۔ چنانچہ اس کی کوشش وسازش سے برہان نظام شاہ نے شیعہ مذہب اختیار کرلیا۔ مصنف لکھتا ہے" دراواخر سنه ۹۴۴ه نه صدر وچهل وچهار برهان نظام الملک به راهنمائی شاه طاهر بر خلاف رویه سلف مذهب تشیع اختیار نموده" اس کے بعد احمد نگر سے مہدویوں کا اخراج عمل میں آیا۔ امراء نے بادشاہ کی مخالفت شروع کی کیونکہ مساجد میں شیعہ خطبہ جاری کردیا گیا تھا۔ جس میں خلفائے راشدینؓ کی شان میں گستاخی کی جاتی تھی۔ غرض کہ شاہ طاہر برہان نظام شاہ کا مشیر خاص تھا۔

بشارتیں

☆ حضرت امامنا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شاہ نعمتؓ کو خلفاء اور اثناء عشرہ مبشرہ میں شمار کیا یعنی قطعی جنتی ہونے کی بشارت دی۔ اور بہ حکم خدا معہ اہل وعیال بخش دیئے جانے کی بشارت سنائی۔

☆ حضرت امامناؑ نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ ہماری صفتوں میں سے تین صفات کے حامل ہیں۔ سرانداز ہیں، جانباز ہیں اور سرفراز ہیں۔

☆ نیز فرمایا کہ میاں نعمت کا سر حروف نون ہے سر سے پاؤں تک نور خدا سے منور ہیں ایک مرتبہ حاجی محمد فرحی نے شاہ نعمتؓ سے کہا کہ آپ مرد بزرگ ہو لیکن بے تکلف بات کرتے ہو کسی سے شرم نہیں کرتے اور نہ لحاظ کرتے ہیں۔ اس پر امامناؑ نے فرمایا کہ میاں نعمتؓ حیا میں ثانی عثمان ہیں اور مرد شجاع ہیں ولایت کے عمرؓ ہیں۔ اسی لئے آپؓ کو "فاروق ولایت" کہا جاتا ہے۔

☆ ایک موقع پر امامناؑ نے فرمایا کہ آپ مقراض بدعت ہیں اور فانی فی اللہ باقی باللہ ہیں۔

☆ حضرت مہدیؑ نے شاہ نعمت کے حق میں یہ آیت تلاوت فرمائی" ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربٰی والمسٰکین والمھٰجرین فی سبیل الله ولیعفوا لیصحفوا (سورہ النور۲۲)

☆ شاہ نعمتؓ نے معاملہ دیکھا کہ حضرت مہدیؑ کی ذات میں واصل ہوگئے یہ معاملہ حضرت مہدیؑ سے عرض کیا تو حضرت نے فرمایا کہ تم کو میری ذات میں کامل فنا ہے۔

دافع بلیّات

فراہ میں فرزند امامؑ میاں سید حمیدؓ علیل ہوگئے۔امامنأ نے بی بی ملکانؓ سے فرمایا کہ میرے اصحاب کو کھلاؤ۔ بی بیؓ نے اصحاب کرام کو کھانا کھلایا لیکن اسوقت شاہ نعمتؓ موجود نہیں تھے اس لئے بی بی نے عرض کیا کہ ان کی سویت کا کھانا ان کے گھر بھیج دیں گے۔حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ جب وہ اپنے گھر آئیں تو انہیں بلا کر میاں سید حمیدؓ کے پاس بٹھا کر کھلاؤ تو جلد شفا ہوگی۔ چنانچہ ویسا ہی کیا گیا۔ جب شاہ نعمتؓ جانے لگے تو امامنأ نے بی بیؓ سے فرمایا کہ میاں کے قدموں کے نیچے دیکھو کہ سیاہ گولے لڑھکتے ہوئے جارہے جو بلیّات ہیں اوران بھائیوں کے قدموں کی برکت سے دفع ہوگئے۔اب میاں حمید صحت پائیں گے۔اس لئے شاہ نعمتؓ کو "دافع بلیّات" کہا جاتا ہے۔

تاثیر پسخوردہ

☆ گروہ مہدویہ میں جھاڑ پھونک کے بجائے پسخوردہ کا طریقہ رائج ہے۔ جو رسول مقبول ﷺ کی اتباع ہے حضرت مہدیؑ اور آپ کے خلفا و تابعین کے پسخوردہ کی تاثیر کے سب ہی قائل تھے۔ چاپانیر میں ایک امیر نے بعد نماز ظہر شاہ نعمتؓ سے عرض کیا کہ میری گردن تیڑھی ہوگئی ہے کچھ پڑھ کر پھونک دیجئے۔آپ نے فرمایا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔

اگرتم چاہوتو پسخوردہ لےلو اگرخدا چاہےتو شفا ہوجائے گی۔ یہ سن کر اس نے پسخوردہ لے کر گردن پرملا اور شفاپایا۔

☆ جالور میں ایک آدمی اپنے چھوٹے بچے کو ساتھ لایا کہ اس کو بچھو کاٹا ہے۔ پتہ نہیں چلا کہ کہاں کاٹا ہے اور ہر قسم کا علاج بے سود ثابت ہوا ہے۔ شاہ نعمتؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کی دوا کرو شفا ہوجائے گی۔ چنانچہ اس نے اجماع کا پسخوردہ لیا اور جسم کو دھویا لہذا شفا ہوگئی۔

☆ موضع بیلاپور میں میاں پیرمحمد کے گھر پر پتھر گرتے تھے اس آسیب سے لوگ خوفزدہ تھے شاہ نعمتؓ کے حکم سے اجماع کا پسخوردہ لے کر گھر کے چاروں طرف چھڑک دیا گیا اور آسیب زدہ لوگوں کو پلادیا گیا جس سے بلا دفع ہوگئی۔

توکل

حضرت شاہ نعمتؓ کا ہر عمل امامناؑ کی مکمل اتباع کا مظہر تھا۔ توکل کے معاملہ میں خود امامناؑ نے آپ کو کئی بشارتوں سے سرفراز فرمایا آپ صرف دائرہ میں اضطرار کی صورت میں ہی فتوح قبول فرماتے ورنہ لوٹادیتے تھے کہ کسی دوسرے دائرہ میں پہونچادو۔ فراہ میں شاہ نعمتؓ کے پاس صرف ایک تہہ بند کے سواء کوئی لباس نہیں تھا جب امامناؑ قریب تشریف لائے تو آپ شرما کر رکوع کی حالت میں کھڑے ہوگئے۔ یہ حالت دیکھ کر امامناؑ کو بہت افسوس ہوا۔ اس پر خدا تعالیٰ کا فرمان آیا کہ اے سید محمد میاں نعمت کو ایمان کی بشارت دو۔

☆ امامناؑ نے آپ کو ایمان کی بشارت سنائی اور کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ میاں نعمت مردمردانہ ہیں۔ حضرت مہدیؑ نے فرمایا کہ ہم اور میاں نعمتؓ توکل کے میدان میں گھوڑا دوڑے کچھ فرق نہ تھا مگر دو کان کا۔

☆ جالور میں میاں پیاراؓ افغان نے کچھ فیروزی سکے پوٹلیوں میں باندھ کر تخصیص کے

ساتھ پیش کئے کہ فلاں کو اتنے دیئے جائیں ۔شاہ نعمتؓ نے امامناؑ کی اتباع کرتے ہوئے لینے سے انکار کردیا اور فرمایا کہ اگر خدا کے لئے لائے ہو تو لا ورنہ اٹھالے جاؤ یہ سن کر میاں پیارؓ نے عرض کیا کہ خدا کے لئے لایا ہوں تب حضرت نے تمام پوٹلیوں کو کھول کر سکے ایک جگہ کر کے تمام فقراء کرام میں سویت فرمادی۔ شاہ نعمتؓ نے بردرانِ دائرہ کو دائرہ کے باہر اپنے قرابت داروں یا موافقین کے گھروں کو جانے سے سختی سے منع کردیا تھا۔غرض کہ آپ کا توکل بے نظیر تھا۔

تقویٰ

حضرت شاہ نعمتؓ امامنا مہدیؑ کے صرف صحابی ہی نہیں بلکہ خلیفہ سوم بھی تھے اور اطیعو اللہ واطیعو الرسول کی چلتی پھرتی تفسیر تھے مجھ احقر میں یہ ہمت نہیں کہ آپ کے تقویٰ پر خامہ فرسائی کرسکوں پھر بھی کچھ واقعات مختصراً پیش کررہا ہوں تا کہ قارئین کے ساتھ ساتھ خود میرے لئے سامانِ عبرت مہیا ہو سکے۔

☆ حضرت میراں سید محمودؓ کے وصال کے بعد شاہ یعقوبؓ تلقین کے لئے شاہ نعمتؓ کے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ میری کیا مجال ہے جو میراں سید محمودؓ کے دم پر اپنی دم دوں اتنے میں حضرت میراںؓ کی روح مبارک سے حکم ملا کہ میاں جی کو تازہ دم دو کیونکہ ہم اور تم ایک وجود ہیں۔ چنانچہ آپ نے شاہ یعقوبؓ کو بلا کر تلقین فرمائی اور کہا کہ حضرت میراںؓ کے حکم سے میراںؓ کا دم یاد دلاتا ہوں ۔اس طرح ذکر خفی کی تلقین فرمائی۔

☆ نبیرۂ مہدیؑ میاں سید منجو جیؒ اور میاں سید میراں جیؒ بغرض تربیت شاہ نعمتؓ کے پاس آئے تو آپؓ دونوں کو پالکی میں بٹھا کر شاہ یعقوبؓ کے دائرہ واقع جیور تشریف لائے اور انہیں تلقین کرنے کا حکم دیا لیکن آپؓ نے کہا کہ خوندکار کے سامنے میری کیا مجال ہے جو انہیں تلقین کروں۔ دوبارہ شاہ نعمتؓ نے کہا کہ بندہ حضرت مہدیؑ کے حکم سے کہہ رہا ہے۔ چنانچہ

شاہ یعقوبؓ نے دونوں کو تلقین کی ۔ دوسرے روز شاہ نعمتؓ اپنے دائرہ کو لوٹ آئے ۔ یہ واقعات آپ کی شرافت و بزرگی کے مظہر ہیں۔

☆ موضع بیرم میں شاہ نعمتؓ کے کچھ رشتہ دار ملنے آئے۔ آپ نے ان کی خاطر تواضع کی۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم آپ کے قرابت دار ہیں آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے باپ ملک بڑے کے قرابت دار ہوں گے۔ میرے اقرباء تو یہ فقراء ہیں جو طالب خدا ہیں۔ مہمانوں نے کہا کہ ہم بھی تو مصدق مہدیؑ ہیں اور ترک دنیا کر کے دائرہ میں آئیں گے آپ نے فرمایا کہ اسوقت ہمارے قرابت دار ہوں گے۔ لیکن اس وقت تو ملک بڑے کے رشتہ دار ہیں۔

☆ حضرت کے قرابت داروں میں سے ایک شخص دائرہ میں تھا اور اس کے والد مالدار تھے۔ انہوں نے آپ کی دختر کے لئے اپنے فرزند کا پیام بھیجا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں اپنی لڑکی ایسے شخص کو دوں گا جس کا لباس پیوند بھرا ہو۔ یعنی طالب کامل و متوکل ہو۔ چنانچہ آپ نے اپنی لڑکیوں کی شادی دائرہ کے ایسے فقراء سے کی جو آپ کے ہم نسب نہیں تھے۔ کسی نے اعتراض کیا تو فرمایا کہ مجھے ان کے نسب سے غرض نہیں بلکہ ان کے تقویٰ سے غرض ہے۔ اور میں نے اس آیت پر عمل کیا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم (سورہ الحجرات ۱۳) ترجمہ: تم میں خدا کے پاس زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے“

☆ کسی نے بندگی میاں شاہ نعمتؓ سے کہا کہ لوگ نئے نئے آتے ہیں بیانِ قرآن ذرا نرمی و آہستگی سے کیجئے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ بندہ حضرت مہدیؑ کی صحبت میں رہ چکا ہے تم بندہ کو کیا سکھاتے ہو طالب دنیا بندہ کے پاس آتا ہے تو ایک وار میں دو ٹکڑے کر دیتا ہوں اگر وہ رہا تو اس کے نصیب اگر بھاگ گیا تو بلا گئی۔ بندہ کسی کا تابع نہیں ہے سچی بات کہدینا بندہ کا کام ہے۔

☆ دائرہ کی بیبیاں بروز جمعہ میاں شاہ نعمتؓ کے گھر آئیں آپ کی زوجہ محترم تعظیم کے

لئے نہیں اٹھیں آپ کو خبر ملی تو دریافت کیا کہ کیوں نہیں اٹھیں بی بیؓ نے عرض کیا کہ اس وقت بچہ کو دودھ پلا رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس بچہ کو اٹھالیگا۔ چنانچہ دوسرے ہفتہ میں وہ بچہ چل بسا۔

☆ ایک دن آپؓ نے دیکھا کہ میاں ابراہیمؒ ایک بچے کو کاندھے پر دوسرے کو گود میں اور تیسرے کو ہاتھ پکڑے جا رہے ہیں آپ نے دریافت کیا تو کہا کہ ان بچوں کو کسی کو دیدینے کے لئے لے جا رہا ہوں تاکہ اطمینان سے عبادت کرسکوں۔ کیونکہ انہیں پالنا دشوار ہے۔ آپؓ نے فرمایا تمہارا اور ان کا رزاق خدا ہے جاؤ ذکر خدا میں مشغول ہو جاؤ ان بچوں کے سبب سے تمہارے درجے بلند ہوں گے۔ یہ واقعہ ان معترضین کی ہدایت کے لئے کافی ہے جو ''ترک دنیا'' کی صوفیانہ اصطلاح سنتے ہی الزام لگادیتے ہیں کہ یہ رہبانیت ہے۔ دراصل یہ ترکِ حبّ دنیا ہے تارکِ دنیا مومن اور راہب میں بہت کچھ فرق ہے۔ راہب غیر فطری طور پر غیر شادی شدہ رہتا ہے جبکہ تارک الدنیا اسلامی شریعت کی مکمل پیروی کرتا ہے اور مذہب وفطرت کے تقاضوں کے مطابق شادی بھی کرتا ہے البتہ وہ مال وزر یا اہل وعیال کو ہی مقصد حیات نہیں سمجھتا بلکہ متاع دنیا پر طلب خدا کو ترجیح دیتا ہے۔

فضائل

آپ کی صحبت کیمیا اثر کا حال دیکھئے کہ جس وقت آپ گجرات سے دکن جا رہے تھے راستہ میں کچھ بیروزگار سپاہی ملے جو تلاشِ روزگار میں برہان پور جا رہے تھے آپؓ نے فرمایا کہ ہمارے ہاں نوکر ہو جاؤ انہوں نے تعجب سے کہا کہ آپ فقیر ہیں ہمیں تنخواہ کہاں سے دیں گے آپ نے فرمایا کہ تم کو اس سے کیا غرض ہر شب اپنی تنخواہ لے لیا کرو۔ کام صرف یہی ہے کہ ہمارے ساتھ رہو۔ چنانچہ وہ ساتھ ہو گئے جب نماز کا وقت آیا تو اہل دائرہ کے ساتھ نماز پڑھے پھر بیانِ قرآن سماعت فرمایا۔ شام میں حسب وعدہ آپ نے تنخواہ ادا کردی۔ دوسرے دن بھی یہی حال رہا لیکن تیسرے دن ان کا مقدر چمک اٹھا تمام سپاہی تصدیق

مہدی سے مشرف ہوگئے۔ترک دنیا کرکے تلقین پائی۔ بالآخر یہ طالبانِ خدالوہ گڑھ میں شاہ نعمتؒ کے ساتھ شہید ہوگئے اور گنج شہداء میں دفن ہیں۔

جب خلیفۂ اماناً کے قدم مبارک گجرات سے دکن کی طرف اٹھے تو دریائے گوداوری میں طغیانی تھی آپ بسم اللہ کہہ کر پانی میں اتر گئے تو پانی پایاب ہوگیا۔ پہلے فقرائے کرام اور بعد آپؒ نے دریا کو عبور کیا۔بعض روایتوں کے مطابق آپ نے انگشت مبارک سے اشارہ کیا تو پانی پایاب ہوگیا۔

فرمودات

حضرت شاہ نعمتؒ نے فرمایا کہ جس نے خدا تعالیٰ کی راہ اختیار کرنے کے بعد دنیا کو طلب کیا تو وہ مرتد ہے۔اس پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور اس کام کو خود پر حرام جانے آپ نے فرمایا کہ توبہ کی شرط ایسی ہے کہ جس طرح گائے کا دودھ پستان سے باہر نکلنے کے بعد واپس نہیں لوٹایا جاسکتا۔توبہ اسی طرح کرنا چاہئے۔

آپؒ نے فرمایا کہ نیک صحبت اس کو کہتے ہیں جو کسی کا قول وفعل قرآن شریف کے خلاف دیکھے تو اس کو منع کرے اور اس معاملہ میں رعایت نہ کرے اگر ایسا شخص نہو تو مخالف کے پاس چلا جائے تا کہ وہ صحیح رہبری کرسکے یعنی حقیقی دوست کی پہچان آپ نے بتلائی ہے۔

مکتوب

حضرت شاہ نعمتؒ کا یہ فارسی مکتوب آیات قرآنی ٔفرامین نبی کریمؐ ومہدی موعودؑ اور فارسی رباعیات پر مشتمل ہے اور وعظ وبیان کا ایک بہترین نمونہ ہے۔اسے اردو ترجمہ کے ساتھ بعنوان ''مکتوب ہدایت اسلوب'' دارالاشاعت کتب سلف الصالحین جمیعۃ مہدویہ مشیرآباد نے شائع کیا ہے۔حضرت شاہ نعمتؒ نے حمد وثناء کے بعد مقصود تحریر یہ بتلایا ہے کہ ہمیشہ اپنے مالک ومعبود حقیقی کی یاد میں مشغول رہیں اور ہر حال میں احکام الٰہی کی تعمیل کریں۔آپ لکھتے ہیں کہ

دین کا راستہ ایسا نہیں ہے کہ دنیا کی فراغت اور راحت ولذّت کے ساتھ تم دین کی راحت بھی پائیں بلکہ یہ ایک ویرانے کا راستہ ہے اور اس راستہ میں ہمیشہ کی راحت ہے حق تعالیٰ نے اپنے کسی دوست کو دنیا میں راحت دی ہی نہیں۔ ایک جگہ آیت ان بعض الظن اثم پیش کر کے لکھتے ہیں کہ جب تک تو اپنی ہستی کے گمان سے باہر نہ آئے اور نیستی کا یقین حاصل نہ کر لے سمجھ لے کہ تو گمان گناہ کے کنویں میں مقید ہے پھر ایمان کہاں تمام گمانوں کو ترک کرتا کہ حق تعالیٰ بخشش دے دیں۔ یقین ہی تو ہے جس کو یقین نہیں اس کو ایمان کہاں ہے۔

یہی مکتوب ''رسالہ شوق ذوق سلوک'' کے نام سے ۲۰۰۰ء میں المفتی پبلکیشنز چن پٹن کی جانب سے دوبارہ شائع کیا گیا ہے اور پہلا سن اشاعت ۱۹۱۰ء بتلایا گیا ہے۔ یہ ترجمہ حضرت مولانا سید حسینؒ اہل پنگوڑی نے کیا تھا اور اس کا ذکر دار الاشاعت کتب سلف الصالحین کے مطبوعہ نسخہ کے پیش نظر میں حضرت مولانا سید خدا بخش رشدیؒ نے بھی کیا ہے۔ لیکن دونوں کے متن میں کسی قدر کمی بیشی پائی جاتی ہے۔

اہل وعیال

حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؒ کی چار بیویاں اور چار لڑکیاں تھیں۔ میاں کبیر سجاوندیؒ شاہ عبدالکریم نوریؒ اور دیگر فقرائے دائرہ آپ کے داماد تھے۔

خلفاء

آپ کے خلفاء میں آپ کے ہمشیر زادہ میاں ولی محمدؒ کے علاوہ میاں کبیر سجاوندیؒ میاں عبدالمومن سجاوندیؒ میاں سید بڑےؒ اور قاضی منتجب الدین جونیریؒ مولف ''مخزن الدلائل'' وغیرہ شامل ہیں۔ مولف ''انصاف نامہ'' حضرت بندگی میاں ولیؒ بھی آپ کی صحبت بافیض میں رہ چکے ہیں۔

شہادت

ضلع پونا میں تلے گاؤں کے مضافات میں قلعہ لوہ گڑھ کے قریب شاہ نعمتؒ کا دائرہ

تھا۔اس وقت یہ قلعہ ریاست احمد نگر کی فوجی چھاونی اور قید خانہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔لوہ گڑھ کا پہاڑ کھنڈالا گھاٹ سے مغرب کی جانب ۴ میل پر واقع ہے۔قلعہ دار کفش دار خاں کو مہدویوں سے سخت عناد تھا۔ چنانچہ ۲۲/ شعبان ۹۳۵ھ م ۱۵۲۹ء کو فقراء کے حجروں کو آگ لگادی گئی۔شاہ نعمتؓ نے صبر و تحمل سے کام لیا اور ایک میدان میں قیام فرمایا۔کچھ فقراء حجروں کی تعمیر کے لئے لکڑی گھاس وغیرہ لانے کے لئے جنگل گئے ہوئے تھے آپ کے ساتھ سولہ فقراء اور ایک روایت کے مطابق اکیس فقراء مصلے پر تشریف فرما تھے۔شام کے وقت آپؓ نے آسمان کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔فقراء نے سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ آج آسمان منور نظر آرہا ہے حور و ملک آرہے ہیں۔دیکھیں آج کیا ظاہر ہوتا ہے۔چنانچہ بعد نماز عشاء حسب معمول جب تسبیح کہی گئی تو قلعہ میں پوشیدہ فوج نے اچانک حملہ کر کے تمام طالبانِ خدا کو شہید کردیا۔ **انا لله وانا الیه راجعون۔**

ایک روایت کے مطابق احمد نگر پر مغلوں کے حملہ کی وجہ سے شاہی زنانہ کو لوہ گڑھ منتقل کیا جارہا تھا۔قلعہ کے قریب شاہ نعمتؓ کا دائرہ تھا۔ہٹو بچو کی آوازیں لگائی گئیں۔اور حملہ کر کے شہید کردیا گیا۔ **واللہ اعلم بالصواب**۔تاریخ احمد نگر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ۹۳۵ھ م ۱۵۲۹ء میں مغلوں نے نہیں بلکہ سلطانِ گجرات بہادر شاہ نے احمد نگر پر حملہ کیا تھا۔

مزار مبارک

آپ کا مزار مبارک لوہ گڑھ کے فلک بوس پہاڑوں کے دامن میں مہا گاؤں کے قریب واقع ہے۔ایک بڑے چبوترہ پر چار دیواری ہے جس میں آپ کا ایک ہی مزار ہے جناب یعقوب چودھری اہل بلگام کے زیر نگرانی روضہ مبارک کو کچھ عرصہ قبل از سر نو تعمیر کروایا ہے۔ روضہ مبارک کے شمالی سمت ایک اونچا چبوترہ ہے جو گنج شہداء ہے بازو ہی چشمہ بہتا ہے اور ایک کنواں بھی ہے جنوب مشرقی پہاڑوں کے باہر ایک آبادی بنام" کالے

کالونی'' آباد ہے۔اس کالونی سے مزار مبارک تک پہونچنے کے لئے کھیتوں اور کہساروں میں واقع پگڈنڈی سے گزرنا پڑتا تھا۔لیکن اب پکی سڑک بچھائی دی گئی ہے۔مزار کے جنوب میں ایک اونچے ٹیلے پر مسجد بنی ہوئی تھی جونواب محمد ابراہیم خاں صاحب حیدرآبادی نے تعمیر کروائی تھی (المصدق جلد۱ شمارہ۴ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ) مسجد کے صحن کی توسیع پختہ تعمیر کے ذریعہ جناب سید محمد عارف صاحب حیدرآبادی حال مقیم امریکہ نے کروائی۔حال ہی میں جناب ابراہیم رسول خاں صاحب ساکن حیدرآباد نے اُس قدیم مسجد کوشہید کر کے نئی مسجد تعمیر کروائی ہے۔مسجد کے عقب میں حضرت سید منور حسین بلخی صاحب مرحوم نے زائرین کے لئے ایک سائبان تعمیر کروایا اور عقیدت مندانِ حضرت شاہ نعمتؒ موسوم بہ'' غلامانِ شاہ نعمتؒ '' نے نہ صرف مسجد کے مشرقی سمت ایک اور سائبان تعمیر کروایا ہے بلکہ تقریباً تین سال سے عرس مبارک کا اہتمام بھی کررہے ہیں۔حضرت سید خوندمیر باشاہ میاں صاحب قبلہ اہل میندرگی عرصۂ دراز سے بہرۂ عام کے موقع پر نان ریزہ تقسیم کررہے ہیں۔جناب عبدالرزاق صاحب مجاور عرصہ دراز سے روضۂ مبارک کی نگرانی کرتے آرہے ہیں۔

قریبی ریلوے اسٹیشن کام شیٹ ہے۔بذریعہ ریل جانے والے زائرین پونا پراُتر کر لوکل ٹرین کے ذریعہ کام شیٹ جاسکتے ہیں یا لونا والہ پر اتر کر کام شیٹ آسکتے ہیں۔براہ سڑک جانے والے زائرین پونا سے ممبئی شاہراہ کے ذریعہ جاسکتے ہیں۔ شاہراہ پر'' کام شیٹ'' سے سڑک کی ایک شاخ بائیں جانب نکلتی ہے جوکالے کالونی جاتی ہے۔شہر پونا' شولاپور اور دیگر مواضعات میں آپ حضرت نعمتؒ باباکے نام سے مشہور ہیں۔اور مزار مبارک مرجع خلائق ہے اس مقام منور پر پہونچنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے ہم بارونق مقام پر کھڑے ہیں اور آپ کا توکل یاد آتا ہے کیوں نہ ہو آپ کو امامناؑ کی ذات میں کامل فنا حاصل تھی۔اور امامناؑ نے آپ کو فانی فی اللہ باقی باللہ ہونے کی بشارت دی تھی۔

❖❖❖❖❖❖❖